



## سوال

(379) مسجد کے امام اور مؤذن کی تنخواہ کا شرعاً کیا حکم ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسجد کے امام اور مؤذن جن کے بغیر مسجد کی خدمت ادا نہیں ہو سکتی، ان کو تنخواہ دینا لینا از روئے شرع جائز ہے یا نہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

امامت اور اذان پر ماہانہ تنخواہ لینا شرط کر کے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ممنوع ہے۔

لَا یَجُوزُ الِاسْتِجَارَةُ عَلَی الْاِذَانِ وَالْحُجُّ وَكَذَلِكَ الْحَاجِبُ تَعْلِيمُ الْقُرْآنِ وَالْفِقْهُ وَالْاَصْلُ انْ كُلُّ طَائِفَةٍ یَخْتَصُّ بِهَا الْمُسْلِمُ لَا یَجُوزُ الِاسْتِجَارَةُ عَلَیْهِ عِنْدَنَا (ہدایہ)

قال ابن المنذر ثبت ان رسول اللہ قال لعثمان بن ابی العاص واتخذوا مؤذناً لا یأخذ علی اذانه اجراً وخرج ابن حبان عن یحیی الكالی قال سمعت رجلاً قال لابن عمرانی لا حیک فی اللہ قال لہ ابن عمرانی لا یغضک فی اللہ فقال سبحان اللہ احبک فی اللہ و تبغضنی فی اللہ و تبغضنی فی اللہ قال نعم انک تسئل عن ذلک اجراً وروی عن ابن مسعود انه قال اربع لا یؤخذ علیھن اجراً الا اذان و قرأة القرآن والقضاء۔ (نیل الاوطار صفحہ ۳۵۷ ج ۱)

اور متاخرین حنیفہ و دیگر ائمہ کے نزدیک امامت اور اذان پر تنخواہ لینا جائز ہے۔

ویفتی الیوم بصحتنا للتعلیم القرآن والفقرا والامامۃ والاذان و یمیر المستاجر علی دفع ما قبل فیجب المسی بعقد و اجر المثل اذالم یدکر مدۃ (در مختار)

میرے نزدیک راجح یہ ہے کہ شرط اور طے کر کے ماہانہ مقرر تنخواہ لینا مکروہ ہے۔ ہاں اگر مؤذن یا امام کو بغیر شرط اور سوال کے بطریق اکرام کے کچھ دے دیا جائے تو اس کا قبول کرنا جائز اور بلا کراہت مباح و درست ہے۔ (مولانا) عبید اللہ رحمانی، شیخ الحدیث و مفتی مدرسہ، المحدث جلد نمبر ۱، نمبر ۳)

## فتاویٰ علمائے حدیث

## کتاب الصلاة جلد 1 ص 170



مجلس البحث والدراسات  
محدث فتویٰ

## محدث فتویٰ